Digitized By Khilafat Library Rabwah

98

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الفضل

قادیان

جمعہ

جلد ۳۳ | ۲۷ ماہ وفا ۱۳۲۴ ہش | ۱۶ شعبان ۱۳۶۴ ھ | ۲۷ جولائی ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۷۵

3509. Ch. Fazl Ahmad Sb.
A.D.9 of schools B.A.B.T.
Block No. 16
SARGODHA.
Dist. Shahpur

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۶-ماہ وفا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۵ بجے شام بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ فالحمد للہ۔

اہل بیت اور خدام خیریت سے ہیں۔

قادیان ۲۶ ماہ وفا صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب آج صبح کی گاڑی سے لاہور تشریف لے گئے۔

مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی طبیعت آج پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ خون کم بنتا ہے۔ بخار نہیں ہے۔ البتہ کمزوری ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خیر و عافیت ہے۔ الحمد للہ۔

۱۶ شعبان ۱۳۶۴ھ

قادیان

[illegible] کی بیجا آزادی اور خلاف فطرت مساوات کا تباہ کن نتیجہ

(از ایڈیٹر)

اسلام میں خدا تعالیٰ نے اپنے قرب اور رضا کے حصول کے لئے اور اپنے انعامات کے مورد بنانے کے لحاظ سے مرد اور عورت میں کوئی امتیاز نہیں رکھا۔ بلکہ دونوں کو مساوی قرار دیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں بار بار اس حقیقت کو مختلف پیراؤں میں کھول کھول کر بیان کر دیا ہے۔ کیونکہ اسلام سے قبل عورت کو نہایت ہی ادنیٰ اور حقیر مخلوق قرار دیا جاتا۔ اور مرد کے لئے محض کھلونا سمجھا جاتا تھا۔ اس کی اپنی کوئی حیثیت اور وقعت خیال نہ کی جاتی تھی اسلام نے پورے زور اور نہایت وضاحت کے ساتھ اس ظلم و ستم کا قلع قمع کیا۔ جو خدا تعالیٰ کی بہترین مخلوق کا ایک حصہ دوسرے حصہ پر روا رکھتا تھا۔ چنانچہ فرمایا۔ انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثی۔ کہ میں تم میں سے کسی کے اچھے عمل کو ضائع نہیں کرونگا۔ خواہ وہ مردوں میں سے ہو یا عورتوں میں سے۔ (آل عمران)

ایک اور سورت میں فرمایا ومن یعمل من الصالحات من ذکر او انثی وھو مومن فاولئک یدخلون الجنۃ ولا یظلمون نقیرا (نساء ع ۱۸) یعنی جو کوئی اچھے عمل کرے مردوں میں سے یا عورتوں میں سے۔ اور وہ مومن ہو۔ اسے ہم جنت میں داخل کرینگے۔ اور اس سے ایک ذرہ بھر بھی ناانصافی نہ کی جائیگی۔

سورہ نحل ع ۱۳ میں فرمایا۔ من عمل صالحا من ذکر او انثی وھو مومن فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ ولنجزینھم اجرھم باحسن ما کانوا یعملون۔ کہ جو کوئی مردوں میں سے یا عورتوں میں سے نیک کام کرے۔ اور وہ مومن ہو۔ اسے ہم نہایت پاکیزہ زندگی عطا کرینگے۔ اور اسے اس کے اچھے کاموں کا بہت اچھا بدلہ دینگے۔

سورہ مومن میں فرمایا۔ من عمل سیئۃ فلا یجزی الا مثلہا ومن عمل صالحا من ذکر او انثی وھو مومن فاولئک یدخلون الجنۃ یرزقون فیھا بغیر حساب۔ کہ جو کوئی برے عمل کرے۔ اسے ان کے مطابق ہی سزا دی جائیگی اور جو اچھے عمل کرے۔ مردوں اور عورتوں میں سے اور وہ مومن ہو۔ انہیں ہم جنت میں داخل کرینگے اور بغیر حساب سب کچھ دینگے۔

ان آیات سے ظاہر ہے۔ کہ روحانی مدارج حاصل کرنے خدا تعالیٰ کا قرب پانے اور اس کے انعامات کا مورد بننے میں اسلام نے مرد و عورت میں کوئی فرق نہیں رکھا۔ صرف مومن ہونے اور اعمال صالحہ بجالانے کی شرط رکھی ہے۔ اور یہ شرط پوری کرنے کے لئے مردوں اور عورتوں کو مساوی طور پر تحریک کی اور تحریص دلائی ہے۔

لیکن اہلی اور معاشرتی زندگی میں مرد و عورت کا حلقۂ عمل علیحدہ علیحدہ قرار دیا ہے۔ اور اس کی پابندی ضروری قرار دی ہے۔ اور ان کے لحاظ سے مرد و عورت پر مختلف پابندیاں عائد کی ہیں۔ اس لئے نہیں کہ اسلام میں عورت کو مرد سے کمتر قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ دونوں کے فرائض الگ الگ ہیں۔ دونوں کے قویٰ اور طاقتیں مختلف ہیں۔ اور کارخانہ عالم کے چلانے اور قائم رکھنے کے لئے ایسا ہی ہونا ضروری بھی تھا۔ لیکن مغربی دنیا نے حقیقی مذہب سے بے بہرہ ہونے اور مرد و عورت کی خلاف قدرت اور بیجا آزادی اور مساوات قائم کرنے کے شوق میں اپنے لئے ایسے شرمناک حالات پیدا کر لئے ہیں کہ جن کا تصور بھی انسان کو حیران و ششدر کر دینے کے لئے کافی ہے۔

اہل مغرب کو اس بات پر بڑا ناز ہے۔ کہ عورتوں کو وہ اس قدر آزادی اور مساوات دے چکے ہیں۔ کہ زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں جس میں وہ مردوں کے دوش بدوش کھڑی نہ ہوں۔ اور کوئی ایسا حق نہیں۔ جو مردوں کو حاصل ہو مگر عورتیں اس میں شریک نہ ہوں۔ لیکن یہ آزادی اور یہ مساوات جس طرح اپنے پاؤں پھیلاتی جا رہی ہے۔ اور جس قسم کی صورت حالات پیدا کر رہی ہے۔ وہ ان لوگوں کی اہلی اور معاشرتی زندگی اور نظام عالم کی تباہی کا خوفناک منظر پیش کرنے والی ہے۔ اور جس کا کسی قدر تصور ذیل کے حالات سے کیا جا سکتا ہے۔

اس وقت جبکہ عورتیں اس آزادی اور مساوات کے انتہائی مقام پر پہنچ چکی ہیں۔ جسے اسلام بے جا قرار دیتا ہے۔ مردوں کی طرف سے تو یہ آواز بلند ہونے لگی ہے۔ کہ "عورتو! باورچی خانے کو واپس ہو جاؤ۔ یہ مت بھولو کہ تم جنس لطیف پہلے ہو۔ اور کچھ اس کے بعد ہیں"۔ لیکن ان آزاد شدہ اور مساوات کی دلدادہ عورتوں کی طرف سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ مرد جن بدکاریوں و سیہ کاریوں میں خود مبتلا ہیں۔ ان میں شریک ہونیکے لئے عورتوں کو بھی اسی طرح آزادی حاصل ہونی چاہیئے جسطرح مردوں نے شرم و حیا کو بالائے طاق رکھکر آزادی حاصل کی ہوئی ہے۔ کیونکہ مساوات کا تقاضا یہی ہے۔ چنانچہ اخبارات میں لندن کی یہ تازہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ انگلینڈ کی شادی شدہ عورتوں کی ایسوسی ایشن پھر جنگ جویانہ رویہ اختیار کر رہی ہے۔ اس بارہ وہ اس بات پر زور دے رہی ہے۔ کہ عورتوں کو بھی ان کے ملازم خاوندوں جتنی ہی جنسی آزادی حاصل ہونی چاہیئے۔ اس خیال کی ترجمانی ایسوسی ایشن ہذا کی ایگزیکٹو کمیٹی کی ایک ممبر مسز ڈو ڈنگسن کر رہی ہیں۔ وہ ایک فوجی سارجنٹ کی بیوی اور دو بچوں کی ماں ہے۔ وہ کہتی ہے کہ جو لوگ سمندر پار خدمات سر انجام دے رہے ہوں۔ ان کو ہر طرح کی طبی سہولتیں حاصل ہیں۔ اور وار آفس نے ان کو کھلی جنسی چھٹی دے رکھی ہے۔ ہم سویلین لوگوں نے اس پوزیشن کو قبول کر لیا ہے۔ لیکن مردوں اور عورتوں میں برابری ہونی چاہیئے۔ عورتوں کو بھی مردوں سے علیحدہ رہتے ہوئے مردوں جتنی جنسی تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن مردوں کو ہماری نسبت زیادہ آزادی حاصل ہے۔ اگر عورتیں جنسی طور پر کھلی ہوں۔ تو ان کو قتل کیا جا سکتا ہے۔ اور ان کے قاتل صاف بچ کر جا سکتے ہیں۔ اگر جرمنی میں دوستانہ تعلقات پیدا کرنا دنیا میں امن قائم کرنے میں معاون ہو سکتا ہے۔ تو یہ اچھا ہے۔ لیکن

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

یہ آزادی دونوں ہی جنسوں کے لئے ہونی چاہیئے۔

اس کے ساتھ ہی یہ بھی شائع ہوا ہے۔ کہ اس عورت کے خاوند نے اپنی عورت کے خیالات کے متعلق کہا۔ کہ مجھے ان کے ساتھ پورا اتفاق ہے۔ اور ہر ایک سمجھ بوجھ رکھنے والے آدمی کو ان کے ساتھ اتفاق ہونا بھی چاہیئے۔

اس بارہ میں کسی مزید تشریح کی ضرورت نہیں۔ ہر انسان اس حالت کا تصور کر سکتا ہے۔ جب اس قسم کی مساوات رائج ہو جائیگی۔ اور اگر یورپ کو مذہب کی طرف لوٹنے اور حقیقی اسلام قبول کرنے کی توفیق نصیب نہ ہوئی۔ تو یقیناً اس تباہی و بربادی کے اس گڑھے میں گرنا پڑے گا۔ اس تباہ کن تحریک کا ایک اچھا پہلو بھی ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ مرد فحش کاریوں سے باز آجائیں۔ تا عورتوں کے لئے اس بارے میں مساوات حاصل کرنے کا مطالبہ کرنے کا کوئی موقع نہ رہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کس سنہ میں ملتان تشریف لیگئے

اخبار الفضل ۱۵۸ میں خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے متعلق ایک شہادت کے دوران میں تحریر فرمایا ہے :-

"یہ واقعہ جولائی ۱۹۱۲ء کا ہے۔ جبکہ حضور (خلیفۃ المسیح اول رضؓ) ایک سرکاری عدالت میں شہادت دینے کے لئے ملتان جا رہے تھے"

لیکن حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ جولائی ۱۹۱۱ء میں کسی عدالت سے سمن آنے پر ملتان تشریف لے گئے تھے۔ میں ان ایام میں قادیان شریف میں ہی تھا۔ اور تین ماہ وہاں رہا تھا۔ اور میری موجودگی میں ہی حضور ملتان شہادت دینے کے لئے تشریف لے گئے تھے پھر میں وہیں تھا۔ کہ حضور شہادت دیکر وہاں سے واپس تشریف لائے۔ اور احمدیہ چوک میں یکہ سے اتر کر حضور نے صاحبزادہ حضرت مرزا محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے مصافحہ اور معانقہ فرمایا۔ اور حضور کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ یہ جولائی ۱۹۱۱ء کا واقعہ ہے۔ نہ کہ ۱۹۱۲ء کا۔ چنانچہ اس سال ماہ رمضان میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ نے قرآن کریم کا درس دیا تھا۔ اور میں اس میں موجود تھا۔

عاجز غلام احمد خان ایڈووکیٹ پاک پٹن

درخواست دعاء

عزیز عبد الرحیم سلمہ کے متعلق بندہ پہلے احباب سے دعا کی درخواست کر چکا ہے۔ چونکہ اسکی بیماری بڑھ رہی تھی۔ اور کمزوری زیادہ ہو گئی تھی۔ اس لئے ڈاکٹری مشورہ کے مطابق اس کو آب و ہوا کی تبدیلی کے لئے ڈلہوزی بھیجا گیا ہے۔ احباب سے پھر دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ عزیز کو اپنے فضل سے جلدی شفا اور صحت عطا فرمائے آمین ثم آمین

خاکسار شیر علی عفی عنہ

مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کے لئے

بارشیں شروع ہو چکی ہیں۔ دیہات کی اکثر گذرگاہوں پر اور شہروں کے بعض محلوں میں گڑھے ہوتے ہیں۔ اور اونچی نیچی جگہیں ہوتی ہیں۔ جہاں بارش کا پانی جمع ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں نہ صرف مختلف وبائیں مثلاً ملیریا اور ٹائیفائڈ پھیلنے کا ڈر ہوتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات انسانی جانوں کے تلف ہونے کا بھی احتمال ہوتا ہے۔

پس مجالس خدام الاحمدیہ مخلوق خدا کو مالی اور جانی نقصان سے بچانے کی کوشش میں عملی قدم اٹھا کر ایسی جگہوں کو فوراً ٹھیک کر دیں۔ ظہور احمد باجوہ قائمقام مہتمم وقار عمل

وصیت میں اضافہ

مولوی محمد حسین صاحب تحسین نے پہلے ۱/۱۰ کی وصیت کی تھی۔ اب انہوں نے ۱/۳ حصہ کی کر دی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ دوسرے احباب کو بھی توجہ فرمانی چاہیئے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لیکچر لاہور کے متعلق اشد ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجھے ہدایت فرمائی ہے۔ کہ میں حسب ذیل اعلان کر دوں۔ لیکچر لاہور "اسلام میں اقتصادیات کی تعلیم" پانچ ہزار شائع کیا جائے اور ذیل کی قیمتیں مقرر کی جائیں۔

ایک ہزار یا زیادہ خریدنے والے کو فی نسخہ ۹/	پانسو سے ہزار تک خریدنے والے کو فی نسخہ ۱۰/
ایک سو سے پانچ سو تک 〃 〃 ۱۱/	دس سے سو تک 〃 〃 ۱۱/
اس سے کم کے لئے 〃 〃 ۱۲/	

(ذوالفقار علی خان انچارج بکڈپو)

قادیان میں عظیم الشان مذاہب کانفرنس کا انعقاد

حسب خواہش حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وحسب فیصلہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ امسال ماہ دسمبر میں جلسہ سالانہ کے دنوں میں قادیان میں ایک عظیم الشان مذاہب کانفرنس منعقد کی جائیگی۔ جس میں تمام بڑے بڑے مذاہب کے نمائندگان کو دعوت دی جائیگی جو دوسرے مذاہب پر حملہ کئے بغیر اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرینگے۔ احباب جماعت کا فرض ہے۔ کہ کثرت سے غیر مسلم احباب کو اس میں شرکت کے لئے ابھی سے تیار کریں۔ اور اس کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔ تاریخ انعقاد اور مضمون سے جلد اطلاع کی جائیگی۔ (نظارت دعوت و تبلیغ)

وقفِ ایام اور پڑوسی کا حق

مبارک ہے وہ جو یو۔پی اور سی۔پی کے پڑوسی پیاسوں کی پیاس بجھاتا ہے

تمام سکرٹریان تبلیغ کو متوجہ کیا جاتا ہے کہ وقف ایام کی تحریک کے سلسلے میں انہوں نے بہت کوتاہی دکھائی ہے۔ حالانکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ تبلیغ کے سکرٹری کو چاہیئے کہ جس طرح چندہ لیا جاتا ہے۔ اسی طرح ہر ایک سے تبلیغ کرائے۔ لیکن بعض جماعتوں پر بالکل جمود طاری ہے۔ مبلغین سلسلہ بھی اس بارے میں سخت سستی دکھا رہے ہیں۔ چند ماہ تک انہوں نے اس تحریک کو چلایا پھر خاموشی اختیار کر لی ہے۔ ہر مبلغ کا فرض ہے کہ وہ جس علاقہ میں جائے۔ وہاں کی جماعت کو تیار کرے کہ اردگرد کے علاقوں میں خدا کے مسیح کی آواز پہنچائیں۔ سکرٹریان تبلیغ انتہا درجے کی غفلت سے کام لے رہے ہیں۔ حالانکہ جتنا ضروری کام یہ ہے۔ اور جو اہمیت تبلیغ کو حاصل ہے وہ دنیا میں کسی چیز کو نہیں۔ جسمانی طاقت سے مقابلہ کرنا عام بات ہے۔ چندہ جیبوں کا جائزہ لے کر وصول کرنا معمولی بات ہے۔ لیکن تبلیغ کرنا ایک پوشیدہ چیز یعنی عقل جذبات۔ خیالات کا مقابلہ کرنا اور ان کا جائزہ لیکر تبلیغ شروع کرنا ایک معنی رکھتا ہے۔ چنانچہ ویسا ہی اس کا درجہ ہے۔ جماعت سے اس وقت دو مطالبے کئے جاتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو لبیک کہیں۔ کہ وہ خدا کی رضا کی طرف قدم بڑھانے والے ہیں۔

(۱) ہر احمدی اپنی زندگی کے کچھ حصہ کو وقف ایام کی تحریک کے ماتحت تبلیغ کے لئے وقف کرے۔ یہ تبلیغ رشتہ داروں میں حضرت صاحب کے بتائے ہوئے طریق پر ہو گی۔ پڑوسیوں میں تبلیغ ہو گی۔ اردگرد کے دیہات میں تبلیغ ہو گی۔

(۲) ایسے احباب ایام وقف کریں۔ جو ان علاقوں میں تبلیغ کے لئے جاویں۔ جہاں کے لوگ منتظر ہیں۔ کہ کوئی خدا کا بندہ انہیں راہ حق آکر بتائے۔ یعنی یو۔پی اور سی۔پی کا علاقہ۔ پس دوست جلد توجہ کریں۔ وہاں آج کل ارتداد کا شور ہے۔ کون ہے جو اس جہاد کے لئے نکلتا ہے۔ کہ وہی خدا کا قرب پانے والوں میں سے ہے۔

پس جہاں سکرٹریان تبلیغ اور مبلغین سلسلہ کا فرض ہے۔ کہ وہ احباب کو یو۔پی اور سی۔پی جانے کے لئے تیار کریں۔ وہاں ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ اس تحریک کو پڑھ کر خدا کا خوف اپنے دل میں جاگزیں کرے۔ اور کسی نہ کسی طرح وقت نکالے۔ تا یہ سعادت اسے نصیب ہو۔ کہ خدا کے مسیح کا نمائندہ ہو کر وہ ان علاقوں میں جاتا ہے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

تقرر سکرٹری مال

آئندہ کے لئے چوہدری امیر الدین صاحب کی جگہ میاں محمد یوسف صاحب کو سکرٹری مال جماعت چک ۵۵ ٹکڑا ۱ ضلع لائلپور مقرر کیا جاتا ہے۔ (ناظر بیت المال)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کسوف وخسوف کے دو آسمانی نشان

خدا تعالےٰ نے آخری زمانہ کے امام مہدی دوراں کی صداقت کے لئے ایک پیشگوئی اپنے کلام پاک میں یہ بیان فرمائی - کہ فاذا برق البصر و جمع الشمس والقمر یقول الانسان یومئذ این المفر جس وقت آنکھیں پتھرا جائینگی - چاند کو گرہن ہوگا - اور سورج اور چاند اکھٹے کئے جائینگے - یعنی چاند کے ساتھ سورج کو بھی گرہن ہوگا - اس وقت انسان کہے گا - کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے -

حضرت امام باقرؑ سے دارقطنی میں مروی ہے - ان لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق السموٰت والارض ينكسف القمر لاول ليلة من رمضان و تنكسف الشمس فى النصف منه

کہ ہمارے مہدی کے لئے خدا تعالیٰ نے دو نشان مقرر کئے ہیں - اور جب سے زمین و آسمان پیدا کئے ہیں - کسی مہدی کے لئے ظہور میں نہیں آئے - اور وہ یہ ہیں - کہ چاند کو رمضان کے مہینہ میں اسکی مقررہ تاریخوں میں سے پہلی رات کو یعنی تیرھویں اور سورج کو اس کے مقررہ ایام کے درمیانی دن یعنی ۲۸ تاریخ کو گرہن ہوگا -

بائیبل میں یسعیاہ ۱۳/۹-۱۰ میں درج ہے -

"دیکھو خداوند کا وہ دن آتا ہے جو غضب میں اور قہر شدید میں سخت درشت ہے تاکہ ملک کو ویران کردے - کیونکہ آسمان کے ستارے اور کواکب بے نور ہو جائینگے - اور سورج طلوع ہوتے ہوتے تاریک ہو جائیگا - اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا -"

"اور فوراً ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائیگا - اور چاند روشنی نہ دیگا - اور ستارے آسمان سے گریں گے - اور آسمان کی قوتیں ہلائی جائینگی - اور اس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا - اور اس وقت زمین کے سارے فرقے چھاتی پیٹینگے -"

(متی ۲۴/۲۹-۳۰)

الغرض حضرت امام مہدی کی صداقت کے لئے یہ دو بڑے گواہ قرآن مجید - حدیث (سنی اور شیعہ کتب) اور کتب سابقہ میں بیان کئے گئے ہیں -

(۲)

قرآن مجید کی پیشگوئی کے متعلق بعض لوگ خیال کرتے ہیں - کہ یہ واقعہ یعنی (سورج اور چاند کا گرہن) قیامت کے روز ظہور میں آئیگا - سراسر غلط اور دعویٰ بے دلیل ہے - قیامت تو یہ ہوگی - کہ اس عالم اصغر کو ختم کر کے ایک نیا عالم تیار کیا جائیگا - مگر کسوف وخسوف تو اس عالم اصغر کے نظام سے وابستہ ہے - کیونکہ یہ اشکال نظامیہ سے پیدا ہوتا ہے - پھر ہم کیونکر باور کرلیں - کہ یہ واقعات قیامت کے روز ظہور میں آئینگے - جبکہ نہ یہ اسباب ہونگے - نہ ترتیب اور نہ یہ نظام ہوگا -

کہا جاتا ہے - کہ چونکہ محدثین نے دارقطنی کی اس حدیث کے رواۃ پر جرح کی ہے - اس لئے یہ حدیث صحیح نہیں - جواب میں گذارش ہے - حدیث نے تو اپنی سچائی آپ ظاہر کردی - کیونکہ اسکی پیشگوئی پوری ہوگئی - پس اس صورت میں جرح سے حدیث کا کچھ نقصان نہیں ہوا - بلکہ جن محدثین نے اس پر جرح کی ان کی غلطی ثابت ہوگئی - صاف بات ہے - کہ راویوں کی تنقید اور جرح ایک ظنی امر ہے - مگر ایک پیشگوئی کا پورا ہونا اور اس کے صدق کا مشاہدہ میں آجانا یقینی امر ہے - اور ظن یقین کو رد نہیں کرسکتا - رویت روایت پر مقدم ہے - ع

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے - لیس الخبر كالمعاينة - سنی سنائی بات دیکھنے کے برابر نہیں ہوسکتی - پس ظن یقین کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتا -

پھر کہا جاتا ہے - لاول ليلة من رمضان سے مراد ہے - کہ رمضان کی پہلی رات چاند کو گرہن لگیگا - اور فى النصف منه سے مراد ہے - کہ سورج کو مہینے کے نصف یعنی ۱۵ تاریخ کو گرہن لگے گا - مگر یہ علم عربی سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے - حدیث میں جو القمر کا لفظ آیا ہے - اس سے اگر یہ مراد ہوتی - کہ چاند کو پہلی رات میں گرہن ہوگا - تو قمر کی بجائے ہلال کا لفظ آتا - کیونکہ کوئی شخص اہل لغت اور اہل زبان پہلی رات کے چاند پر قمر کا لفظ نہیں بولا کرتا - بلکہ تین راتوں تک اسے ہلال کہا جاتا ہے - اور چاند کو پہلی تاریخ میں گرہن لگنا معجزہ اور پیشگوئی کے نشان کو نہیں بڑھاتا - کیونکہ چاند اس وقت خود ہی کالعدم ہوتا ہے -

ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے - کہ لم تكونا منذ خلق السموٰت والارض سے ظاہر ہوتا ہے - کہ وہ کسوف وخسوف خارق عادت ہوگا - نہ کہ ایسا کسوف وخسوف جو منجمین کے نزدیک معلوم و معروف ہو - اس کے متعلق گذارش ہے - کہ لم تكونا کا لفظ آيتين سے متعلق ہے - جس کے یہ معنی ہیں - کہ یہ دونوں نشان مہدی کے علاوہ اور کسی کو نہیں دیئے گئے - معلوم نہیں وہ کون لفظ ہے - جس سے ہمارے مخالفین یہ مراد لیتے ہیں - کہ منجمین کو اس کے ظہور کے قریب وہ معلوم نہ ہوسکے - کہ ان مقررہ تاریخوں میں کسوف وخسوف رمضان میں صرف مہدی کے لئے ہوگا - خدا تعالیٰ نے ان علماء سوء کے منہ بند کرنے کے لئے غیر مسلموں سے گواہی دلادی - کہ یہ کسوف و خسوف خارق عادت ہے - چنانچہ مارچ ۱۸۹۴ء میں پایونیر اور سول ملٹری گزٹ میں لکھا گیا - کہ یہ کسوف وخسوف جو ۶ اپریل ۱۸۹۴ء کو ہوا - ایسا عجیب ہے - کہ پہلے اس شکل و صورت میں کبھی نہیں ہوا -

ایک اور اعتراض یہ کیا جاتا ہے - کہ حدیث میں جو اقوال بیان کئے گئے ہیں - وہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں - کہ ان کے بعد مہدی کا ظہور ہو - مگر مرزا صاحب علیہ السلام کا دعویٰ پہلے اور نشان کسوف وخسوف بعد میں ہوا - معلوم ہونا چاہیئے - ان لمهدينا آيتين میں جو لام ہے وہ انتفاع کا ہے - اور صاف دلالت کرتا ہے - کہ مہدی کا دعویٰ پہلے ہو - اور کسوف وخسوف بعد میں - کیونکہ یہ خدائی مشیت اور سنت ہے - کہ جب کسی سچے مدعی کی سرگرمی سے مخالفت کی جاتی ہے - خدا تعالیٰ اس وقت اسکی تائید کے لئے نشان ظاہر کیا کرتا ہے - اور جو مدعی کے آنے سے قبل علامات ظاہر ہوں - ان کا نام ارہاص ہے نہ کہ نشان -

دوسرے اس حدیث میں آیۃ کا جو لفظ آیا ہے - وہ بھی ظاہر کرتا ہے - کہ یہ نشان مدعی کے دعویٰ مہدویت کے بعد ظہور میں آنے والا تھا - کیونکہ آیت الیواء سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں پناہ دینا جب کسی مامور من اللہ کی تکذیب کی جائے - اور اسکو جھوٹا ٹھیرایا جائے اور اسکو اپنی پناہ میں رکھنے کا ثبوت دینے کے لئے جو کچھ ظاہر کرتا ہے اس کا نام آیت ہے - اسی وجہ سے یہ نشان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے بعد ظہور پذیر ہوا - تیسرے اگر یہ نشان سچے مدعی کے دعوے سے قبل ظاہر ہو جاتا - تو ہوسکتا تھا - کہ اس نشان کو دیکھ کر جھوٹے مدعی کھڑے ہو جاتے - اور اپنی تائید میں اسکو بیان کر کے مخلوق خدا کو گمراہی میں ڈالتے - لیکن جب ایک شخص دعویٰ مہدویت کرتا ہے - اور بعد میں خدا اس کے لئے یہ نشان آسمان و زمین میں ظاہر کرتا ہے - تو اسکی صداقت میں کوئی شک باقی نہیں رہ جاتا - مگر افسوس کہ جب آسمان نے بھی گواہی دی اور زمین نے بھی - تو مخالفین ہٹ دھرمی سے باز نہ آئے - اور نہیں چاہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی پوری ہو کر آپ کی صداقت کا نشان ثابت ہو - مگر ہم تو یہی کہتے چلے جائینگے ؎

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

(از حضرت مسیح موعودؑ)

خاکسار بشارت احمد بشیر

ایک احمدی خاتون کے استفسار کا جواب

بروئے توریت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسحٰق کے سوا جو سارہ کے بطن سے پیدا ہوئے باقی ساری اولاد اس الزام کی بنا پر کہ ان کی مائیں حضرت ابراہیم عؑ کی لونڈیاں تھیں - اس عہد اور برکات کی مستحق نہیں سمجھی گئیں - اس الزام غلامی کی تردید میں میں نے "بنو اسماعیل پر غلامی کا غلط الزام" کے عنوان سے ایک مضمون الفضل میں لکھا جو دو قسطوں (۱۱ اور ۱۳ جولائی ۴۵ء) میں شائع کیا گیا - دوسری قسط میں بنی اسرائیل کے تاریخی واقعات کے تحت میں حضرت یوسف علیہ السلام کے اسماعیلیوں کے ہاتھ بکنے کے متعلق ذکر کیا گیا - اسکی نسبت ایک محترمہ بہن نے ڈیرہ دون سے ایڈیٹر صاحب الفضل کو لکھا ہے - کہ یہ واقعات قرآن کریم کے پیش کردہ واقعات کے خلاف ہیں - یہ بالکل ٹھیک ہے - مگر بات یہ ہے کہ میں نے ان کا جواب یہود و نصاریٰ کے اپنے مسلمات تاریخ اور واقعات سے دیا جارہا ہے - نہ کہ قرآن کریم سے جو ان کے لئے حجت نہیں - ہاں ان واقعات کو نقل کرتے ہوئے حوالہ دینا سہواً رہ گیا ہے - جسکی میں [illegible]

Digitized By Khilafat Library Rabwah

میری تبدیلی اور مسئلہ خلافت

مسئلہ خلافت کے متعلق ابتداء میں مولوی محمد علی صاحب سے خط و کتابت

از جناب سید احمد علی صاحب سید منزل سیالکوٹ شہر

اپنے ایک گزشتہ مضمون میں میں نے وعدہ کیا تھا کہ امور مندرجہ عنوان کے متعلق میں آئندہ عرض کروں گا۔ اس وقت تک میں نے امور متعلقہ عقائد پر اپنا نظریہ پیش کیا ہے کہ درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے متعلق جماعت احمدیہ میں کوئی حقیقی اختلاف نہیں۔ اختلافات محض الفاظ اور اصطلاحات کے ہیں۔ ایسا اختلاف کوئی نہیں جس کی بناء پر علیحدہ فرقہ شرعاً بنایا جا سکے۔

اس پر طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب طریق کار مختلف ہو۔ تو عمل میں اتحاد نہیں ہو سکتا۔ خواہ عقائد کا اختلاف مانع اتحاد نہ بھی ہو۔ اسے میں تسلیم کرتا ہوں۔ گو بغیر دوسرے پر نکتہ چینی اور عیب جوئی کے مشترکہ امور میں تعاون پھر بھی ہو سکتا ہے۔ اور ہونا چاہیئے۔ جو مفقود ہو گیا ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ یہ اختلاف اپنے اندر کیا حقیقت رکھتا ہے۔ اور کیا وہ حقیقتہً شرعاً الگ جماعت بننے کی وجہ ہو سکتی ہے اگر نہیں تو وہ کونسی چیز تھی جس نے مجھے عرصہ تک جماعت لاہور کے ساتھ وابستہ رکھا۔ اور اب کونسی چیز پیدا ہو گئی۔ جو اس کے خلاف عمل کا باعث بنی اس کا جواب دینے کے لئے بجائے لمبے چوڑے لفظی دلائل کے واقعات کا پیش کر دینا زیادہ وضاحت کرتا ہے۔ اس لئے میں وہی طریق اختیار کرتا ہوں۔

۱۹۱۴ء میں حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کی وفات پر جب اختلاف رونما ہوا۔ تو ان دنوں میں منٹگمری میں تھا۔ ہر دو فریق کی طرف سے بیعت کرنے اور نہ کرنے کی تحریکات بیک وقت موصول ہو گئیں۔ دوستوں نے باہم مل کر مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہیئے؟ میں نے عرض کیا۔ دین کا معاملہ ہے جلدی کرنا ٹھیک نہیں۔ دونوں پہلوؤں پر اچھی طرح سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا چاہیئے۔ لیکن ایسے احباب کی کثرت تھی۔ جن کی یہ رائے تھی۔ کہ بلا توقف بیعت کر لینی چاہیئے۔ چنانچہ اکثر دوستوں نے بیعت کر لی۔ ان میں سے شیخ جان محمد صاحب و شیخ نیاز محمد صاحب اور ان کے والد صاحب مجھے یاد ہیں۔ جو میرے عزیز دوست تھے۔ میں نے حسب استطاعت اس معاملہ میں غور کرنے کے بعد ۱۹۱۵ء میں فیصلہ کیا کہ اب مجھے دونوں جماعتوں سے بے تعلق نہیں رہنا چاہیئے۔ چنانچہ آخری تصفیہ کے لئے میں نے لاہور اور قادیان خطوط لکھے۔ اور ان کے جوابات موصول ہونے پر فیصلہ کی ٹھانی۔ مشیت ایزدی یہ ہوئی کہ قادیان سے مجھے کوئی جواب موصول نہ ہوا۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب نے میرے استفسارات کا جواب دینے کے لئے کافی تکلیف فرمائی۔ اس موقعہ پر میں اس خط و کتابت کے صرف اس حصہ کو لوں گا جو مسئلہ خلافت کے متعلق ہے میں نے جناب مولوی صاحب کی خدمت میں حسب ذیل عرض کیا تھا۔ "...... خلیفہ کی حیثیت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح (اول) کا اعتقاد ظاہر کرتے ہوئے میرے مدنظر آنجناب کا یہ قول ہمیشہ آ جاتا ہے۔ جس کے ان کی زبان سے سننے کا بھی خود گواہ ہوں جبکہ سیالکوٹ شوریٰ کی تفسیر فرماتے ہوئے آپ فرمایا کرتے کہ یہی اسلامی شوریٰ ہے کہ امیر مشورہ طلب کرتا ہے۔ جو ضروری امر ہے اور مشورہ دینے والے مشورہ تو دے دیتے ہیں۔ مگر پھر آخر میں فانظری ماذا تأمرین کہتے ہیں۔ اور خیر القرون سے یہی طریقہ چلتا ہے۔ اور فرمایا کرتے کہ امیر کا یہ ادب لازمی ہے۔ یعنی شوریٰ کا کام مشورہ دینا ہے۔ کثرت رائے کی تعمیل کرانا خواہ امیر اس کو پسند نہ کرے نہیں ہے اور یہ ساری احتیاطیں انتخاب خلیفہ کے وقت ہونی چاہئیں۔ نہ کہ بعد میں دیگر امور میں"۔

اس کا جواب جناب مولوی صاحب کی طرف سے حسب ذیل موصول ہوا:۔ "حضرت مولوی صاحب مرحوم کے متعلق یہ جو آپ نے شوریٰ کا تحریر فرمایا ہے میں نے ان کے منہ سے نہیں سنا۔ اور بہر حال جو بات آپ نے لکھی ہے وہ حضرت صاحب کی کھلی تحریر کے خلاف ہے جس میں کثرت رائے کے فیصلہ کو قطعی قرار دیا ہے۔ امید ہے حضرت صاحب کی تحریر کا فوٹو آپ نے دیکھا ہو گا۔ اور خود حضرت مولوی صاحب مرحوم کا یہی عمل اپنے زمانہ خلافت میں رہا۔ جو لفظ آپ لکھتے ہیں اگر کبھی فرمائے بھی ہوں۔ تو میں نہیں کہہ سکتا کس موقعہ پر تھے۔ مگر حضرت مسیح موعود کی تحریر اور خود حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم کا عمل اس کے خلاف پایا جاتا ہے"۔

جو مقام جناب مولوی محمد علی صاحب کا جماعت میں تھا۔ اور جو احترام مجھے آپ کا ہونا چاہیئے تھا۔ اس کے تقاضے سے میں نے ان کو حسب ذیل جواب دیا۔ اور خاص کر جبکہ حضرت مسیح موعود کی تحریر پیش کی گئی ہو۔ میں نے لکھا:۔ "ملکہ سبا کے واقعہ کی تفسیر کے متعلق جو عرض کیا تھا۔ اس کے متعلق جناب کی تحریر کے جواب میں میں اب زیادہ زور نہیں دے سکتا۔ کیونکہ میں اپنے ذہن اور یادداشت پر اتنا اعتماد نہیں رکھتا۔ کہ اتنے سال کے کہے ہوئے الفاظ مجھے بعینہ یاد ہوں یہ ایک مفہوم میرے ذہن میں تھا۔ جو عرض کیا۔ اور اس نے اسکو حجت پکڑنا میں خود احتیاط سے بعید سمجھتا ہوں۔ مگر دو امور میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ جناب فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح (اول) کا عمل اس کے خلاف ثابت کرتا ہے۔ لیکن یہ ثابت کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کوئی ایسا واقعہ موجود ہو جس میں حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے کثرت رائے کے خلاف ہو مگر عملدرآمد کثرت رائے پر ہوا ہو۔ کیا جناب کوئی ایسی مثال بیان فرمائیں گے۔ دوم یہ کہ امۃ الحفیظ کے الفاظ پر جو جناب نے تحریر فرمایا ہے "کہ کیا یہ اپنے الفاظ میں پورا ہو سکتا ہے۔ ممکن ہے۔" سو بے شک نہیں مگر اس سے تمام فقرہ خبط ہی نہیں ہو جانا چاہیئے۔ کچھ معنی اس کے ضرور ہونے چاہئیں اور بظاہر وہ معنی یہی ہیں کہ قوم خواہ کتنے ہی کمزور آدمی کو امام مقرر کرلے اس کی بیعت بھی ہونی چاہیئے اور اتباع بھی ایسی ہونی چاہیئے جیسے مرزا صاحب کی اور اس کے ہاتھ پر وعدوں کے پورا ہونے کا بھی یقین ہونا چاہیئے اس کے خلاف جو اس کے معنی ہو سکتے ہوں۔ ان سے آگاہ فرما دیں "۔

جناب مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے اس کا جواب ۲۷ مارچ ۱۹۱۵ء کے خط میں حسب ذیل موصول ہوا۔ "حضرت خلیفۃ المسیح نے عملاً کبھی اپنی بات کو منوانے پر اس طرح زور نہیں دیا۔ ہمیشہ سفارش کے رنگ میں کہتے تھے۔ اور چونکہ ہم سب نے ان کی بیعت کی ہوئی تھی۔ اس لئے ان کی سفارش کو ماننا ضروری سمجھتے تھے۔ گو جہاں ایک بات ہماری رائے میں درست نہ ہو عرض بھی کر دیتے تھے۔ بیسیوں معاملات ایسے ہوتے تھے کہ جب مشورہ سے ایک بات ان کی خدمت میں پیش کی جاتی تھی۔ تو وہ اس کو مان بھی لیتے تھے (۵) امۃ الحفیظ کی امامت والے الفاظ اسقدر زور دینے کے قابل نہیں۔ ہر شخص کے کلام میں محکمات بھی ہوتے ہیں اور متشابہات بھی زیادہ سے زیادہ ان الفاظ سے یہ نکلے گا کہ جس شخص پر قوم کا اتفاق رائے ہو اس کی اطاعت ضروری ہے بیعت کا مفہوم بحیثیت ایک مرشد کے اس سے نہیں نکل سکتا......"

میری اس خط و کتابت سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اصولاً ابتداء میں نظام کے لئے اصول خلافت کو ہی صحیح سمجھتا رہا ہوں۔ لیکن جب رسالہ الوصیت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کا فوٹو سامنے آیا جس میں یہ الفاظ بھی تھے کہ "میرے بعد انجمن کے فیصلے ہر معاملہ میں قطعی ہونگے"۔ اور بظاہر ان الفاظ میں وصیت کا رنگ نظر آیا تو میں نے اپنی رائے کو مقدم نہیں کیا۔ جس کی وجہ سے میں نے ۱۹۱۵ء کے خط سے جو جناب مولوی محمد علی صاحب کو لکھا۔ نقل کرتا ہوں۔ جو امامت نماز کی بحث میں ہے۔ لکھی گئی تھی مگر سب حالات پر حاوی ہے وہ حسب ذیل ہے:۔

"یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ اپنے ایمان میں یہ بھی ضروری نہیں سمجھتا کہ ہر حکم کی جو مامور من اللہ صادر کرے سو وجہ بھی ہمیں معلوم ہو اور نہ کوئی غیر شخص کسی واضع حکم کی وجوہات پر بحث کر سکتا ہے ہم پر اس مطالبہ کے پورا کرنے کا بوجھ ضرور ہے۔ کہ مامور ہونے کا کیا ثبوت ہے۔ باقی بعض ضروری احکام کے متعلق مطالبہ کے جواب میں قرآن کے الفاظ یومنون بالغیب میں کافی سے زیادہ دے سکتے ہیں۔ اور حکم کو حکم سمجھ کر ماننا ضروری سمجھتا ہوں"۔

غرض کہ میں نے اپنے نظریہ کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر کو وصیت کے رنگ میں حکم قیاس کرتے ہوئے بلا چون و چرا تسلیم کر لیا۔ اور اس مسئلہ پر جب کبھی میں نے گفتگو کی وصیت کے اصول پر ہی کی۔ مگر اس اپنے نظریہ کا اثر میری طبیعت سے کبھی زائل نہیں ہوا۔ چنانچہ لاہور کی انجمن میں بعض دوست جب کبھی جناب مولوی صاحب کے ساتھ اس بناء پر دست و گریبان ہونا چاہتے۔ کہ وہ کثرت رائے کو اپنی رائے کے ماتحت چلانا چاہتے ہیں۔ تو میں ہمیشہ یہی عرض کیا کرتا کہ معمولی امور میں ایک کام کرنے والے دماغ کو کیوں پریشان کرتے ہو۔ مشورہ دے دو۔ پھر چلنے دو۔ جیسا ان کا جی چاہے۔

ان امور کے متعلق جو مسئلہ تکفیر اور باہمی تعلقات میں مناقشات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جن پر میں الگ الگ پہلے عرض کر چکا ہوں۔ اب پھر ذکر کرنا اور دہرانا غیر ضروری اور طوالت سمجھتا ہوں۔

تبدیلی کی ابتداء

۱۹۳۱ء کی ابتداء میں جناب مولوی صاحب کے ساتھ ایک معاملہ پیش آ گیا۔ جس میں یہ سوال پیدا ہو گیا کہ کیا جماعت قادیان کی امامت میں نماز ہمیں حرام جاننی چاہیئے۔ یا ایسی مکروہ کہ بمنزلہ حرام ہو میں نے اس سوال کے جواب معاف چاہا۔ اور آخر جناب مولوی صاحب نے فرمایا "سچ تو یہ ہے کہ اگر آپ جماعت علیحدہ رکھنا ضروری سمجھتے ہیں تو نماز علیحدہ کرنی پڑیگی"۔ گویا جناب مولوی صاحب نے مجھے اس تحقیق کی راہ پر ڈال دیا۔ کہ کیا ہم علیحدہ جماعت رکھ سکتے ہیں؟ حسب استطاعت میں نے اس کی تحقیق کی اور یک طرفہ فیصلہ سے بچنے کے لئے اسکے متعلق جناب مولوی صاحب سے خط و کتابت کی۔ جو ایک لمبے عرصہ تک چلتی رہی یہاں اس کے مفصل بیان کرنے کا موقعہ نہیں۔ میرا ارادہ اسے شائع کرنے کا ہے۔ تا ہر شخص جس کو خواہش ہو نتائج خود اخذ کر سکے۔ وباللہ التوفیق۔ لیکن مختصراً اس کا نتیجہ بیان کرنا ضروری ہے۔ جو دوسری قسط میں پیش کیا جائے گا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سیرالیون احمدیہ تبلیغی مشن کی سالانہ رپورٹ

یکم اپریل ۱۹۴۴ء سے ۲۱ مارچ ۱۹۴۵ء تک کے اہم واقعات مختصر الفاظ میں

(۲)

جنوبی صوبہ کی جماعتوں کا معائنہ

تبلیغی دورہ

چونکہ جماعتوں میں بیداری پیدا کرنے اور ان کی تعلیم و تربیت کے لئے دورہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے اس طرف خاص توجہ دی جاتی ہے چنانچہ مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

سیرالیون کے جنوبی صوبے کی جماعتوں کا دورہ کرنے کے لئے پانچ ستمبر سے ایک لمبا دورہ شروع کیا اُسی دن بذریعہ ٹرین ہانگا پہنچا اور دو دن یہاں کی چھوٹی سی جماعت کے ہاں ٹھہرا۔ اور یہاں کے بعض عیسائیوں اور غیر احمدیوں کو تبلیغ کی اور کتب فروخت کیں۔ وہاں سے چھ میل پیدل سفر کر کے ایک دوسری جماعت کے پاس ایک گاؤں پوٹے ہوں میں گیا وہاں تین دن ٹھہر کر احباب جماعت کو ان کی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ دلائی اور اپنی مسجد بنانے کی تلقین کی وہاں سے پھر واپس ہانگا آیا اور اگلے دن بذریعہ ٹرین پینڈمبو آیا۔ راستے میں ٹرین میں کئی عیسائیوں اور مسلمانوں کو تبلیغ کی۔ اور لٹریچر تقسیم کیا۔ ہمارے افریقن مبلغ الفاھم ابراہیم صاحب مع ایک شاگرد کے پینڈمبو سٹیشن پر ملے۔ اس علاقہ کا چیف نیم احمدی ہے۔ اور ہمیشہ ہماری ہر طرح سے مدد کرتا رہتا ہے۔ اُس نے بڑے شوق سے مجھے اپنے ہاں اُتارا اور ہر قسم کی سہولتیں مہیا کیں۔ اس قصبہ میں ایک ہفتہ ٹھہر کر چیف کو پرائیویٹ طور پر تبلیغ کے علاوہ ایک پبلک لیکچر دیا۔ عیسائی سکول کے ٹیچروں کو اور لڑکوں کو اسلام کی دعوت دی اور ٹریکٹ وغیرہ تقسیم کئے۔ اور بڑے بڑے غیر احمدیوں کے ہاں کئی بار جاکر انہیں احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ بعض عرب علماء، جو چیف کے ہاں مہمان تھے میری آمد کا سن کر میرے پاس آتے رہے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب مطالعہ کے لئے دیں اور بعض شکوک کا ازالہ کیا۔ نیز سٹیشن ماسٹر پوسٹ ماسٹر اور تمام فرموں کے ایجنٹوں کے گھروں میں جاکر تبلیغی ملاقاتیں کیں۔

اور بُو احمدیہ مسجد کے لئے چندہ جمع کیا۔

پینڈمبو سے بیلاہوں

پینڈمبو سے بذریعہ لاری خاکسار اور الفاھم ابراہیم ذکی اس ضلع کے ہیڈکوارٹر کیلاہوں میں پہنچے۔ اور چیف کے ہاں دو دن مہمان رہے اور شہر میں پھر کر غیر احمدیوں اور عیسائیوں کو تبلیغ کی۔ عیسائی سکول کی لائبریری کے لئے کتب پیش کیں یہاں دو دن ٹھہر کر وہاں سے آٹھ میل کے فاصلہ پر بیلاہوں پہنچا۔ جہاں عرصہ دو سال سے ایک بڑی لیکن قدرے کمزور جماعت قائم ہے۔ وہاں ایک ہفتہ ٹھہر کر جماعت میں عملی طور پر احمدی بننے کی روح پیدا کی۔ اور وہاں کے سکول ٹیچر اور امام کو مناسب حالات ہدایات دیں اور آخر عیدالفطر کی نماز وہاں ادا کر کے اگلے دن وہاں سے واپس بیلاہوں پہنچا۔ یہاں کے چیف کو جو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے۔ مگر نہ مسلمان ہے۔ نہ عیسائی متواتر دن رات تبلیغ کرتا رہا۔ اور کتب احمدیت مطالعہ کے لئے دیں۔ میری درخواست پر انہوں نے وہاں اپنی کورٹ میں میرے لیکچر کا انتظام کیا۔ جس میں شہر کے اکثر مسلمان عیسائی اور کافر موجود تھے۔ اور خاکسار دو گھنٹہ متواتر لیکچر دینے کے علاوہ اڑھائی گھنٹہ تک عیسائی اور غیر احمدی لوگوں کے اعتراضات کے جوابات دیتا رہا۔ چیف خود بھی کچھ عرصہ کے لئے کورٹ میں موجود رہا۔ اُس نے اسوقت کورٹ میں ہی مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہہ دیا کہ عیسائی تو میں نہیں ہونگا۔ اور اگر کسی وقت میں نے مسلمان ہونیکا فیصلہ کیا تو احمدی مسلمان ہونگا۔ ورنہ نہیں ہونگا۔ کیونکہ احمدی جس رنگ میں اسلام پیش کرتے ہیں۔ وہ یقیناً موجودہ وقت کے مہذب لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنیوالا طریق ہے۔ اور ان کی ہر بات عام فہم ہے۔ اگلے دن عیسائی ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر کی درخواست پر لڑکوں اور ٹیچروں کی ایک میٹنگ میں اسلام پر ایک گھنٹہ لیکچر دیا۔ اور آخر میں لڑکوں اور ٹیچروں کے اعتراضات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ چیف کے ہاں بُو نوبُو کالج کے دو پروفیسر مہمان تھے۔ ان کو بھی دو دفعہ تبلیغ کا موقعہ ملا۔

احمدیوں پر مظالم

ایک گاؤں مانوا گیا۔ وہاں دو ہفتہ قیام کر کے لیکچروں کے علاوہ لوگوں کے گھروں میں جاجاکر تبلیغ کرتا رہا۔ جس کے نتیجہ میں پندرہ اشخاص بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے۔ اُن کا احمدی ہونا تھا کہ اس گاؤں کے اکثر بڑے بڑے لوگ اور چیف ان چند احمدیوں کے سخت مخالف ہو گئے اور گو میری موجودگی میں انہوں نے کوئی خاص مخالفت کرنی مناسب نہ سمجھی لیکن میرے وہاں سے آنے کے بعد احمدیوں کو سخت تنگ کرنا شروع کیا۔ وہاں کے غیر احمدی امام نے احمدی امام کو سر مجلس مارا اور گالیاں دیں۔ چیف نے احمدی امام اور چند اور احمدیوں کو قید میں ڈال دیا۔ اور پانچ پونڈ جرمانہ کر دیا۔ مجھے چونکہ بو سے تاریں اور خطوط موصول ہو رہے تھے کہ بعض مقامی امور کی اصلاح کے لئے جلدی واپس آؤں اس لئے میں وہاں زیادہ نہ ٹھہر سکا اور بلاما وغیرہ سے ہوتا ہوا ۲/ اکتوبر کو واپس بُو پہنچا۔ یہاں سے کیلاہوں کے ڈی سی صاحب کو مانوا کے احمدیوں کی تکالیف وغیرہ کی اطلاع دیکر اُس کے پاس شکایت کی۔ مگر اُس نے کوئی خاص توجہ نہ کی آخر کئی بار یاددہانی کرانے پر تقریباً دو ماہ بعد انہوں نے مانوا جاکر وہاں کے چیف کو نصیحت کی کہ مذہبی معاملات میں کسی کو تنگ و مجبور نہ کرے۔ اور جملہ احمدیوں سے لیا ہوا جرمانہ واپس دلا دیا۔

دوسرا دورہ

بو میں چند دن ٹھہر کر دوبارہ بذریعہ ٹرین بلاما پہنچا وہاں بلاما اور اس کے اردگرد کی جماعتوں کے ہاں جاکر ٹھہرا وہاں سے چوبیس میل بذریعہ لاری سفر کر کے باجیبو گیا۔ یہاں پر ہمارے احمدی چیف موجود ہیں اور مخلص احمدی ہیں۔ ان کے ہاں ایک ہفتہ قیام کر کے انہیں اور وہاں کی جماعت کو پرانی افریقن عادتیں اور رسوم چھوڑ دینے پر بہت زور دیا۔ وہاں سے چودہ میل بذریعہ لاری اور چار میل پیدل طے کر کے باڈو پہنچا وہاں بھی تین دن ٹھہر کر جماعت کی اصلاح کی اور مشن ہاؤس اور مسجد کی مرمت کی طرف توجہ دلائی۔ وہاں کے چیف اور احمدیوں کے درمیان ایک پرانا جھگڑا چلا آتا تھا۔ ان کی آپس میں صلح کرانے کی دو تین دفعہ کوشش کی لیکن چیف راضی نہ ہوا۔ اور ڈی سی کے ہاں احمدیوں کی شکایت کر دی حالانکہ قصور صاف اس کا اپنا تھا۔ آخر ڈی سی کی کورٹ میں بھی اُسے شرمندہ ہونا پڑا۔

۳۵ پونڈ چندہ

اسی اور پہلے دورے کے درمیان میں ۳۵ پونڈ کے قریب مسجد احمدیہ بُو کی عمارت کے لئے چندہ فراہم کیا باڈو سے دو نومبر کو واپس بُو آیا اور سات نومبر کو ایک اور علاقہ بانڈاجماسوا اور اردگرد کی جماعتوں کے دورے کے لئے گیا اور ہر جگہ تبلیغ و تربیت کے علاوہ بُو احمدیہ مسجد کے لئے چندہ جمع کیا۔ اور چند دنوں میں پھر واپس بُو آگیا۔ وہاں بعض ضروری کام سرانجام دیئے۔

شمالی صوبے کا دورہ

اس کے بعد ۱۴ نومبر کو باؤماہوں۔ ماٹوٹوکا وغیرہ ٹھہرتا ہوا پھر مگبورکا پہنچا۔ اور وہاں احمدیہ سکول کے ہیڈ ماسٹر اور مشن انچارج مسٹر عمر جاہ کے کام کا معائنہ کیا۔ مشن کے حسابات اور رجسٹرز وغیرہ چیک کئے۔

ایک اور مبلغ کی آمد اور تبلیغی دورہ

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب ایک عرصہ سے کام کے بڑھ جانے اور مزید مبلغین کی بیحد ضرورت کے متعلق حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور گذارشات پیش کر رہے تھے۔ انہیں شرف قبول عطا فرماتے ہوئے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۶/ جون ۱۹۴۴ء کو چوہدری محمد احسان الٰہی صاحب مجاہد تحریک جدید کو بطور مبلغ سیرالیون۔ روانہ فرمایا۔ جو ۱۹ نومبر کو فری ٹاؤن پہنچ گئے۔ اور بذریعہ تار مولوی محمد صدیق صاحب کو اپنی آمد کی اطلاع دی جس پر مولوی صاحب موصوف نے ۲۴/ نومبر کو مگبورکا سے فری ٹاؤن پہنچکر ان سے ملاقات کی اور ساری جماعت احمدیہ اور شہر کے بڑے بڑے لوگوں سے اُن کا تعارف کرایا۔ نیز ایک مقامی روزنامہ میں اُن کی آمد کے متعلق ایک مفصل مضمون شائع کروایا۔ چند دن کے بعد دونوں صاحبان ۲/ دسمبر کو روکوپر کے لئے روانہ ہوئے۔ اور وہاں ایک ہفتہ ٹھہر کر سکول کا معائنہ کیا۔ لڑکوں کا امتحان لیا۔ سکول کی عمارت کی مرمت کرانے کے لئے سکول میں استعمال کیلئے بہت سی چھوٹی چھوٹی ضروری چیزیں منوائیں۔ چوہدری صاحب نے کپڑے کے دو خوبصورت جھنڈے بنوائے۔ ایک خوبصورت الماری طیار کی۔ چونکہ سکول موسمی چھٹیوں کے لئے بند ہونے والا تھا۔ اس لئے اس موقعہ پر ایک پبلک جلسہ کیا گیا۔ جس میں شہر کے اکثر تعلیم یافتہ شامل ہوئے۔ محکمہ زراعت کے انگریز افسر میکلاسکی جلسہ کے پریذیڈنٹ قرار پائے۔ لڑکوں نے عربی اور انگریزی میں تقاریر کیں۔ بعض استادوں نے بھی تقریریں کیں۔ آخر میں مولوی محمد صدیق صاحب اور چوہدری احسان الٰہی صاحب نے اسلام اور احمدیت پر لیکچر دیئے۔ یہاں سے ۸ دسمبر کو روانہ ہو کر دونوں اصحاب پورٹ لوکو پہنچے۔ اور وہاں کے چیف اور اُس کے متعلقین کو تبلیغ کی۔ اور واپس فری ٹاؤن آگئے۔ وہاں پہنچکر مقامی حالات کے تقاضا سے ایک انگریزی ٹریکٹ

Do you want to know

چھاپ کر شائع کیا۔ اور ۲۳/ دسمبر کو بو چلے گئے۔

بُو میں قیام

بُو کے متعلق مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

بُو کے احمدی احباب چوہدری صاحب سے مل کر بہت خوش ہوئے اور یہاں ہم دونوں مستقل طور پر چند دن ٹھہر کر یہاں کے سکول کو جس میں پہلے صرف ایک کلاس تھی باقاعدہ طور پر کلاس وار منظم کیا اور دو کی بجائے تین ٹیچر مہیا کئے۔ مسجد احمدیہ بُو کی بنیادیں رکھیں۔ جس پر بُو کے چیف نے بہت جھگڑا کیا۔ لیکن آخر اللہ تعالیٰ کے فضل سے فیصلہ ہمارے حق میں ہوا۔ مسجد میں ہم دونوں اور جماعت باڈ ماہوں اور بُو کے کئی افراد متواتر کئی دن لگے رہے۔ اور آخر ایک ماہ کے اندر اندر اس کی دیواریں کھڑی کر دیں۔ اس مسجد کے لئے چندہ فراہم کرنے میں جماعت کے چند افراد نے بہت محنت سے کام کیا۔ اپنے کام چھوڑ کر دوسرے علاقے میں چندے جمع کرنے کے لئے گئے اسی رقم سے باڈ ماہوں میں ایک پرانا مکان ایک سو پندرہ (۱۱۵) پونڈ پر خریدا گیا۔ جو مکرم چوہدری صاحب اور جملہ احمدیوں نے مل کر گرایا۔ تاکہ اس کا سامان فوری طور پر بُو لا کر مسجد کے دروازے اور چھت وغیرہ مکمل کی جائے۔

باڈ ماہوں سکول کی انسپکشن

اس عرصہ میں باڈ ماہوں سکول کی سرکاری طور پر انسپکشن ہوئی جس سے چند دن پہلے میں نے چوہدری صاحب کو جملہ امور کی اصلاح کے لئے روانہ کر دیا۔ اور تین چار دن کے بعد خود بھی وہاں پہنچ گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے انسپکشن اچھی ہو گئی اور انسپکٹر صاحب مسٹر آدم بن محمد ہیڈ ماسٹر احمدیہ سکول کے کام سے بہت خوش ہوئے۔

بلاما اور مانووا کا دورہ

یکم فروری کو خاکسار اور چوہدری صاحب بذریعہ ٹرین بلاما روانہ ہوئے۔ وہاں چند دن کے لئے باڈوا احمدیہ جماعت کے ہاں گئے۔ یہاں اطلاع ملی کہ مانووا کے احمدیوں کو چیف سخت تنگ کر رہا ہے۔ اور نماز پڑھنے سے منع کر دیا ہے۔ وہاں کے حالات معلوم کرنے اور چوہدری صاحب کا جماعت سے تعارف کرانے کی خاطر بذریعہ ٹرین ولاری بلاما سے مانووا پہنچے اور کچھ عرصہ ٹھہر کر جماعت کو مناسب ہدایات دیں۔ اُن کے چیف سے ملاقات کر کے اُسے درخواست کی کہ احمدی احباب کو مذہبی معاملات میں تنگ نہ کرے اور اُنہیں آزادی سے نماز ادا کرنے دے مگر اُس نے کوئی پرواہ نہ کی۔

بُو سے باجیبو

۲۲ فروری ۱۹۴۵ء کو دوبارہ ہم بلاما اور وہاں سے باجیبو احمدی پیرامونٹ چیف مسٹر گامانگا کے پاس گئے۔ چوہدری صاحب کا چیف اور جماعت سے تعارف کرایا اور اُس سے ایک ضروری امر کے متعلق مشورہ کیا۔ دورانِ قیام میں وہاں مسجد میں چند لیکچر دیئے۔ اور ۲۸ فروری کو واپس بُو آ گئے۔

بُو سکول کے لئے عمارتی سامان

چونکہ بُو احمدیہ سکول کی بڑی عمارت کے لئے ہمکو بہت سا عمارتی سامان درکار تھا۔ اور یہ ملنا محال تھا۔ اور اس وقت باڈ ماہوں میں ایک انگریز کمپنی کے مکانات سستے مل رہے تھے اس لئے موقعہ غنیمت سمجھ کر اِدھر اُدھر سے قرضہ وغیرہ لیکر دو مکان خرید لئے جن پر معہ ٹرانسپورٹ ۲۳۰ پونڈ خرچ ہوئے م الیہ رسے ۱۰۰ پونڈ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کی طرف سے امداد کے طور پر عطا فرمائے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

"مجھ سے سُنئے۔ اِس سال میں ۵۵ برس کا ہو کر ملازمت سے سبکدوش ہو گیا۔ آپ میرے حال پر افسوس نہ کریں۔ مجھے کوئی فکر نہیں... میں نے اِتنا روپیہ جمع کر لیا تھا کہ ملازمت کے بعد فراغت سے بسر کر سکوں۔ آپ پوچھیں گے کس طرح؟ سیدھی سادی بات ہے۔ میں نے نوجوانی ہی میں بچت کی عادت ڈال لی تھی۔ اُس وقت مجھے کوئی بڑی تنخواہ نہیں ملتی تھی مگر میں ہر مہینے کچھ نہ کچھ بچا کر محفوظ مد میں لگاتا رہتا تھا۔"

ہر شخص ہزار یا پانچ ہزار روپے پس انداز نہیں کر سکتا۔ بہت سے لوگ جنہیں چند روپوں سے زیادہ کی بچت نہیں ہوتی، سرے سے روپیہ بچانا ہی بیکار سمجھتے ہیں۔ اُن کا خیال غلط ہے۔ معقول رقمیں جمع کرنے کا سادہ سا اصول یہی ہے کہ خواہ کتنا ہی تھوڑا کیوں نہ ہو، ہر مہینے کچھ نہ کچھ بچایا ضرور جائے۔ یہی معمولی بچت رفتہ رفتہ اتنی معقول اور کارآمد رقم بن جائے گی کہ آپ کو خود حیرت ہو گی... باقاعدگی سے بچانے کا گُر سیکھئے۔

کل کا فکر آج کیجئے

جتنا بچا سکیں بچا لیجئے

مگر اپنی رقم کسی ایسی مد میں لگائیں جہاں یہ محفوظ رہے اور وقت ضرورت آپ کو مل سکے۔
نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس، سرکاری قرضوں، ڈاک خانے کے سیونگز بینک کھاتے، بیمہ پالیسی، انجمن امداد باہمی اور بینک کے بچت کھاتے میں آپ بہت چھوٹی رقمیں بھی لگا سکتے ہیں۔ ان میں آپ کی رقم محفوظ رہے گی اور بڑھتی بھی رہے گی۔ خام یا صنعتی اشیا، جواہرات، زمین یا عمارات خرید کر اپنی بچت کو خطرے میں نہ ڈالئے۔ امکان یہی ہے کہ اِن کی قیمت گھٹ جائیگی۔ آئندہ کیلئے بچایئے اور احتیاط سے لگایئے۔

گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمۂ فائینس نے شائع کیا

AAR 198

غور سے دیکھیئے اگر آپ کے ایڈریس کی چٹ پر سُرخ نشان ہے تو قیمت فوراً بھجوادیں۔ اس نشان کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے نام ۳۱ جولائی کو پرچہ وی۔پی ہوگا (مینجر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہماری جنگ

آٹھ سال پہلے جب جاپان نے چین پر ناحق و ناروا حملہ کیا تو ہندوستان نے صاف و صریح طور پر اس کی مذمت میں آواز بلند کی۔ اور جب نازی لٹیرے اپنے جنگی ساز و سامان کے ساتھ دنیا کے امن و امان پر پل پڑے تو ہندوستان نے قابلِ رشک بہادری کے ساتھ غاصبوں کا مقابلہ کیا۔ ہمارے فوجی، بحری اور ہوائی جوانوں نے دنیا کے مشترک مفاد کے لئے اپنی جانیں قربان کیں۔ ہمارے مزدور اور کاریگر کارخانوں میں زیادہ سے زیادہ آلاتِ جنگ تیار کرنے کیلئے مشقت کرتے رہے اور ہم سب نے اشیاء کی قلت اور گرانی کی مشکلات کو برداشت کیا۔ لیکن ہماری جنگی کوششوں میں فرق نہ آیا۔

اب نازیوں کے بلاشرط ہتھیار ڈال دینے کے بعد ہماری یہ زبردست جدّوجہد اپنے آخری درجے پر پہنچ گئی ہے۔ غاصبوں کے خلاف یہ جنگ اب پہلے سے بھی زیادہ ہمارے امن و امان کے تحفّظ کی جنگ، یعنی **ہماری اپنی جنگ ہے**۔ جب تک جاپان کو شکست نہ دیدی جائے وہ ہمارے امن و عافیت کیلئے ایک مستقل خطرے کا باعث ہوگا۔ دشمن ابھی تک کافی طاقتور ہے۔ اُس کے سپاہی وحشیانہ خونخواری کے ساتھ آخر دم تک لڑتے ہیں۔ اُس کے ذخیرے ابھی ہرگز خالی نہیں ہوئے۔ ہمیں ابھی ایک بڑی سخت مہم درپیش ہے۔ ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ہم اطمینان کا سانس لے سکیں۔ ہمارا سنگین عزم ہمارے جوانوں کو برابر آگے بڑھاتا رہیگا اور وہ دشمن کے گھر میں پہنچ کر، اُس سے بلاشرط ہتھیار ڈلوا کر رہیں گے۔

ہمارے جفاکش سپاہیوں کی قربانیاں ہماری سب تکلیفوں پر بھاری ہیں۔ تاہم ہمیں لازم ہے کہ جنگ کو جلد ختم کرنے کے لئے اپنی کوششوں میں کسر نہ چھوڑیں۔ پوری ہمت اور استقلال کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو نبھاتے رہیں اور جنگی کوششوں میں پہلے سے بھی زیادہ سرگرمی سے مدد دیں تاکہ فتح جلد از جلد حاصل ہو جائے۔

ہماری جنگ جاری ہے...

گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمۂ انفرمیشن اینڈ براڈکاسٹنگ نے شائع کیا

AA 333

تعلیم یافتہ احباب توجہ کریں
تبلیغ کا ایک موقعہ

نظارت دعوت تبلیغ ان احباب سے جو انگریزی اور اردو میں اپنا مافی الضمیر نہایت عمدگی سے ادا کر سکتے ہوں درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے نام اس تحریری تبلیغ کے لئے پیش کریں۔ ان احباب کو مختلف مذاہب کے احباب کے نام بھجوائے جائیں گے تا وہ انہیں بذریعہ خط و کتابت تبلیغ کر سکیں۔ مبارک ہیں وہ جو اپنی تھوڑی سی فراغت کو اور علم خداداد کو بھی اسکی راہ میں خرچ کر کے اس کی رضا حاصل کر سکیں۔

(نظارت دعوت تبلیغ)

ضرورت ہے

قادیان کے ایک تجارتی ادارہ کے لئے ایک سٹینو ٹائپسٹ کی ضرورت ہے۔ جو کہ انگریزی میں عمدگی سے ڈرافٹ کر سکے اور تیزی سے ٹائپ بھی کر سکے۔ تنخواہ ساٹھ روپے ماہوار۔ الاؤنس بیس روپے کل -/۸۰ روپے

قادیان میں رہائش کے خواہش مند کے لئے نادر موقع ہے۔

تمام درخواستیں بنام

ب۔ا معرفت الفضل قادیان

آنی چاہئیں

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سردرد کے مریض سستی کا شکار اور اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو

سرمہ ممیرا خاص

استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی تولہ عہ چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۲ر ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۲۶ر جولائی - ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ۵۰۰ اتحادی سپاہی ٹوکے کے جزیرہ پر اتر گئے ہیں - پہلے اس جزیرہ پر اتحادی سپاہیوں نے زبردست گولہ باری کی - ایسے بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے - ٹوکے کا جزیرہ سیام کے علاقہ میں ملایا کی آبنا کے سرے پر واقعہ ہے۔

لنڈن ۲۶ر جولائی - لارڈ مونٹ بیٹن آج پوٹسڈم سے لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ الفونی ۱۰ ڈاؤن اسٹریٹ لنڈن سے ایک سرکاری بیان دیتے ہوئے کہا کہ پوٹسڈم کانفرنس میں مارشل سٹالن نے مسٹر چرچل اور صدر ٹرومین سے مشرقی معاملات پر گفتگو کی۔

لنڈن ۲۶ر جولائی - مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ - مسٹر ایڈن وزیر خارجہ اور مسٹر اٹیلی پوٹسڈم سے انتخاب کا نتیجہ سننے کے لئے لنڈن پہنچ گئے ہیں - انتخاب کا نتیجہ خواہ کچھ ہو - اس وقت تک مسٹر چرچل ہی وزیر اعظم کے طور پر کام کرینگے - جب تک وہ خود بادشاہ کے سامنے استعفیٰ پیش نہ کریں۔

واشنگٹن ۲۶ر جولائی - کل رات اتحادی بمباروں نے ہانشو کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا - شنگھائی کے اڈوں پر بھی بمباری کی گئی - بھاری بمباری سے اس حملہ میں دو سو دس جنگی جہازوں کو نقصان پہنچا - ان میں چھ جنگی جہاز اور ۵ کروزر بھی شامل ہیں - بہت سے چھوٹے جہاز ڈوب گئے - یا ان کو سخت نقصان پہنچا۔

لنڈن ۲۶ر جولائی - بورنیو میں آسٹریلین فوجیں بالک پاپن کے علاقہ میں پھیلتی جا رہی ہیں - اور جاپانی فوجیں تیزی کے ساتھ پیچھے ہٹتی جا رہی ہیں - جاپانی فوجیں کسی ایسے موقعہ کی تلاش میں ہیں - جہاں پہنچکر وہ جم کر مقابلہ کر سکیں۔

لنڈن ۲۶ر جولائی - اتحادی فوجیں رنگون سے مانڈلے جانے والی سڑک کے ساتھ ساتھ جاپانیوں کا صفایا کرتی جا رہی ہیں۔

لنڈن ۲۶ر جولائی - جنرل ارنلڈ نے منیلا میں تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ ۱۹۴۶ء میں جاپان پر ۲۰ لاکھ ٹن وزن کے بم برسائے جائینگے - آپ نے کہا - کہ اس بمباری میں برطانوی اور آسٹریلین طیارے بھی امریکن طیاروں کا ساتھ دینگے - جاپان پر اس قدر بمباری کی جائیگی - کہ جاپان انسانوں کے رہنے کے قابل نہیں رہے گا۔

پشاور ۲۶ر جولائی - خالصہ کالج بنوں کے طلبار نے سینما کے خلاف ایک پارٹی قائم کی ہے - جس کا مقصد یہ ہے - کہ طلبار اور عوام کو مطلع کیا جائے - کہ سینما سے کیا کیا برائیاں پیدا ہوتی ہیں - یہ جماعت چاہتی ہے کہ عوام الناس سینما نہ دیکھا کریں - تاکہ سوسائٹی برے اثرات سے بچ سکے۔

واشنگٹن ۲۶ر جولائی - بویریا سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے - کہ بویریا کی پہاڑیوں اور جنگلات میں ہٹلر کے طوفانی دستوں نے پھر سر اٹھایا ہے - امریکن فوجوں سے ہٹلر کے طوفانی دستوں کی کئی جھڑپیں ہو چکی ہیں - یہ دستے جنگ کے لمبے عرصہ کے لئے جاری رکھنے کے پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے روپوش ہوئے ہیں۔

لنڈن ۲۶ر جولائی - جرمنی سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں - کہ پوٹسڈم کانفرنس مزید دو ہفتہ جاری رہے گی - معلوم ہوا ہے - کہ کانفرنس کا ایجنڈا طویل اور پیچیدہ ہے۔

لنڈن ۲۶ر جولائی - برطانیہ کے عام انتخابات کے اس وقت کے نتیجہ سے ظاہر ہے - کہ لیبر پارٹی کا پلہ بھاری ہے - اس کے ۲۵۰ ممبر اس وقت تک کامیاب ہو چکے ہیں - کنسرویٹو کے ۱۱۴ - موجودہ گورنمنٹ کے ۹ وزیر ناکام رہے ہیں - جن میں مسٹر ایمری وزیر ہند بھی ہیں - چرچل گورنمنٹ کے ۹ وزیر بھی ناکام رہے ہیں - وہ یہ ہیں - (۱) وزیر ہند (۲) سمندری محکمہ کا وزیر (۳) ہوائی محکمہ کا وزیر - (۴) فوجی بیمہ کا وزیر (۵) شام و لبنان کے وزیر (۶) انفارمیشن محکمہ کے وزیر (۷) پنشن کے محکمہ کے وزیر (۸) جنگی محکمہ کے وزیر - (۹) محکمہ تعلیم کے وزیر - مسٹر چرچل کے بڑے بیٹے بھی اپنی سیٹ کھو بیٹھے ہیں - مسٹر اٹیلی کامیاب ہو گئے ہیں - اور مسٹر ارنسٹ بیون بھی چن لئے گئے ہیں۔

کانڈی ۲۶ر جولائی - شمال مشرقی ایشیائی کمانڈ کے ہوائی جہازوں نے ملایا اور جاوا میں حملے کئے - اور ہانشو میں ایک ہوائی میدان پر بم برسائے - کل رات ایک سو بھاری بمبار ٹوکیو کے علاقہ میں پہنچے - تیل صاف کرنے والے سب سے بڑے کارخانہ پر بم برسائے۔

گوام ۲۶ر جولائی - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ آج ہمارے جہازوں کو جاپان پر حملہ کرتے ہوئے تیسرا دن ہے - منگل کو جو حملہ کیا گیا تھا - اس میں بیس جنگی جہازوں کو نقصان پہنچایا گیا۔

لنڈن ۲۶ر جولائی - مسٹر لوکی نے جو اپنے آپ کو سائپرس جزیرہ کی پولیٹیکل پارٹیوں کا نمائندہ بتلاتا ہے - برطانیہ روس اور امریکہ سے درخواست کی ہے کہ وہ پوٹسڈم کی کانفرنس میں سائپرس جزیرہ یونان کو واپس کرنے پر غور کریں - درخواست میں کہا گیا ہے کہ سائپرس کے لوگ اپنے اس منصفانہ مطالبہ کو منوانے کے لئے جد و جہد جاری رکھیں گے۔

لنڈن ۲۶ر جولائی - برٹش تجارتی جہاز رانوں کی طرف سے متفقہ طور پر درخواست کی گئی ہے کہ بحر اطلانٹک اور بحر الکاہل میں ان کے زبردست جانی و مالی نقصانات کے پیش نظر جرمنوں - جاپانیوں اور دیگر محوریوں کو پچاس سال تک مطلق جہاز رانی کی اجازت نہ دی جائے - اور نہ کسی دشمن ملک کے باشندے کو اتحادی جہازوں میں کسی قسم کا بھی کام کرنے دیا جائے۔

بمبئی ۲۶ر جولائی - حکومت بمبئی نے گائے - بیل - بھینس - بکری اور بھیڑ وغیرہ مویشیوں کی تجارت پر لائسنس لینے کی پابندی لگائی تھی - اب یہ پابندی اٹھالی ہے۔

دمشق ۲۶ر جولائی - حکومت شام نے فیصلہ کیا ہے کہ ۵۰ نوجوانوں کو فضائی تربیت کے لئے کسی بیرونی ملک میں بھیجے - غالباً یہ نوجوان مصر بھیجے جائیں گے۔

لنڈن ۲۶ر جولائی - جاپانی نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ امیر البحر ہر دیا شو تیشی سخت بیمار ہے۔

طہران ۲۶ر جولائی - حکومت ایران نے پولینڈ کی نئی گورنمنٹ کو تسلیم کر لیا ہے - اس کے متعلق پولش گورنمنٹ کو بھی اطلاع دے دی گئی ہے - عنقریب دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات قائم ہو جائینگے۔

کیپ ٹاؤن ۲۶ر جولائی - اطلاع ملی ہے - کہ جرمنی کا ایک جنگی جہاز ابھی تک اٹلانٹک میں گھوم رہا ہے - جہاز میں ریڈیو ریسیور لگا ہوا ہے - لیکن خیال ہے - کہ اسے ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا - کہ جرمنی ہتھیار ڈال چکا ہے - اتحادی جہاز اسکی تلاش میں ہیں۔

لنڈن ۲۶ر جولائی - امریکہ کے آٹھویں ہوائی بیڑے کے کمانڈر جنرل ڈولٹل نے ایک بیان میں کہا کہ اگلے ماہ جاپان پر بہت بڑے پیمانہ پر ہوائی حملے شروع ہو جائینگے - آپ سے پوچھا گیا - کہ کیا جاپانیوں کے متعلق ہتھیار ڈالنے کی بھی توقع ہے - آپ نے کہا - کہ اس بات کی ہر وقت توقع ہے - لیکن ہمیں اسی توقع پر ہی بیٹھ رہنا چاہیئے۔

واشنگٹن ۲۶ر جولائی - امریکن صیغہ تجارت نے سرکاری طور پر ہندوستان کی صنعت کے متعلق مستقبل میں یقین کا اظہار کیا - اس صیغہ کے سیکرٹری سابق وائس پریذیڈنٹ ہنری ویلس ہیں - اس صیغہ کے بین الاقوامی تجارتی رسالہ نے لکھا ہے - کہ چاہے ہندوستان کی سیاسی حالت کچھ بھی ہو - ہندوستان کی گورنمنٹ ہندوستان میں سے افلاس کو دور کرنے زراعت کو ترقی دینے اور صنعتی ذرائع رسل و رسائل کو وسعت دینے کی کوشش کرے گی - اور

ٹپ بہراپن

کم سننے - شک سے سننے - آوازیں ہونے - درد زخم - ناسور پھنسی - ورم - کان بہنے - اور کان کی تمام بیماریوں کی صحت دینا پر بینظیر باکمال دوا

روغن کرامات

فی شیشی دو روپیہ ۲/- تین شیشی پر محصولڈاک معاف

ھمادری سُرمہ

ضعف بصارت پر جادو اثر رکھتے ہے - محافظ چشم ہے - ہمیشہ استعمال کے قابل ہے - فی ماشہ آٹھ آنہ ۸/ - اپنا پورا حال پتہ صاف لکھیں

پتہ :- بہراپن کی دوا - لب اینڈ سنز (رمیڈلسٹ) پیلی بھیت - یو پی